سوال

ہمیں یہ تو علم ہے کہ عورت کے نکاح کے وقت ولی کی موجودگی واجب ہے ، وہی اس کا نکاح کرے گا، لیکن عورت اپنے ولی کی تحدید کیسے کرے گی ؟ اور کیا عورت کے تمام معاملات ولی ہی پورے کرے گا ؟ ہمیں اس کے بارہ میں معلومات مہیا کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔

جواب

الحمدللہ

ولایت نکاح کے پانچ اسباب ہیں : ملیکت ، قرابت داری ، ولاء ، امامت ، وصایا ۔
صحت نکاح کے لیے ولی شرط ہے ، اور کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ولی بغیر خود ہی اپنا نکاح کرلے یا بغیر کسی سبب کے ولی کے علاوہ کوئی اور اس کا نکاح کرے ، نہ تو اصل میں اور نہ ہی قائم مقام اور وکیل بن کر ، اور اگر عورت خود ہی نکاح کرتی ہے تو یہ نکاح باطل ہوگا ۔

لیکن مال کے بارہ میں یہ ہے کہ عورت جب عاقلہ اور سمجھدار اور بالغ ہو تو وہ اپنے مال پر پورا اختیار رکھتی ہے ، اسے اس میں پورا تصرف کرنے کا حق حاصل ہے وہ جس طرح چاہے اس میں عوض یا بغیر عوض کے تصرف کرسکتی ہے مثلا خرید وفروخت یا پھر کرایہ اور قرض یا اپنا سارا یا مال کا کچھ حصہ صدقہ وھبہ وغیرہ کرسکتی ہے ۔

کسی ایک کو بھی اسے اس سے منع کرنے کا حق حاصل نہیں ، اور نہ ہی عورت کو اس کام کے لیے کسی کی اجازت درکار ہے ، چاہے وہ عورت کنواری ہو اور اپنے باپ کے ساتھ رہتی ہو یا بغیر باپ کے ، یا پھر وہ شادی شدہ ہو۔

اور عورت کے لیے اپنی اولاد کے مال میں بھی تصرف کرنے کا حق حاصل ہے یعنی وہ اس میں سے کھا پی سکتی ہے ، جیسا کہ مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرسکتا ہے ، اور اسی طرح عورت اپنے والدین کے مال سے جو اس کے لیے مباح ہے کھا پی سکتی ہے اور اس میں تصرف کرسکتی ہے ۔

ماں کو اپنے چھوٹے بچوں اور مجنون کے مال کی ولایت حاصل ہے ، کیونکہ وہ اپنی اولاد پر دوسروں سے زیادہ شفقت کرنے والی ہے ۔

عورت اپنے خاوند کے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر نہ تو تصرف کرسکتی ہے اور نہ ہی اسے صدقہ کرسکتی ہے ، چاہے خاوند اسے صراحتا اجازت دے یا پھر عادت اور عرف سے مفہوم لیا جائے ۔

عورت وصی بھی بن سکتی ہے جب اس میں وصی کی شروط پائی جائیں تو اسے وصیت کے ذریعہ مال کی ولائت مل سکتی ہے ، چاہے وہ بچوں کی ماں ہو یا ان سے اجنبی ہو۔

عورت وقف مال کی نگران بھی بن سکتی ہے ، بالاتفاق وقف میں تصرف اور نگرانی میں ولایت بھی حاصل ہوسکتی ہے ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب